21538 - مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت

سوال

مسجد کی صفائی اور ترتیب اور امام کا خیال اوراہتمام کرنے کی کیا فضیلت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مسجد کی صفائی کرنا اور اس میں موجود قالین وغیرہ دوسری اشیاء کی ترتیب قابل تعریف اور مرغوب چیز ہے، اور اسے سرانجام دینے والے کو اللہ تعالی کے ہاں اس عمل صالح کا اجروثواب بھی حاصل ہو گا.

اللہ سبحانہ وتعالی نے مساجد کی تعظیم کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے, وہاں صبح و شام اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتے ہیں ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز کے قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی النور (36 - 37).

سیوطی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

اس آیت میں مساجد کی تعظیم اور مساجد کو لغو اور گندگی سے پاك صاف رکھنے کا حکم ہے. اھ

ماخوذ از: تفسیر القاسمی (12 / 214).

اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث بھی ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك سیاہ رنگ کا مرد یا عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، اور وہ مرگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دیافت کیا تو صحابہ نے عرض کیا وہ فوت ہو گئی ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم نے اس کے متعلق مجھے کیوں نہیں بتایا ؟ مجھے اس کی قبر بتاؤ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی

قبر پر آئے اور نماز جنازہ ادا کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (458) صحیح مسلم حدیث نمبر (956).

یقم کا معنی صفائی کرنا ہے.

اور ابو داود، ترمذی، ابن ماجۃ رحمہم اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں اور قبائل میں مسجد بنانے اور اسے پاك صاف رکھنے اور خوشبو لگانے کا حکم دیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (455) جامع ترمذی حدیث نمبر (594) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (759) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (487) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الدور کا معنی قبیلہ اور محلے ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنا گناہ شمار کیا اور بتایا ہے کہ اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے.

صحیحین میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (415) صحیح مسلم حدیث نمبر (552).

اور امام نسائی اور ابن ماجۃ رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبل والی طرف کھنکھار (بلغم) دیکھا تو غصہ میں آ گئے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا، چنانچہ ایك انصاری عورت آئی اور آکر اسے کھرچ دیا اور اس جگہ پر خوشبو مل دی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ کتنا ہی اچھا ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (728) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (762) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح نسائی اور ابن ماجۃ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے کھرچ دیا، جیسا کہ صحیحین کی درج

ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف دیوار پر کھنکھار یا تھوك یا بلغم دیکھی تو اسے کھرچ دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (407) صحیح مسلم حدیث نمبر (549).

اور اس کی فضیلت میں ضعیف احادیث بیان کی جاتی ہیں، ذیل میں ہم ان حدیثوں کو ضعیف ہونے کی بنا پر بیان کرتے ہیں، تا کہ لوگوں کو اس کے ضعیف ہونے کا علم ہو سکے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت شدہ حدیث ہی کافی ہیں:

ابو داود اور ترمذی میں حدیث ہے کہ:

" مجھ پر میری امت کا اجروثواب پیش کیا گیا، حتی کہ مسجد سے گندگی نکالنے والے کا بھی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (461) سنن ترمذی حدیث نمبر (2916) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ترمذی میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور ابن ماجۃ رحمہ اللہ تعالی نے حدیث بیان کی ہے کہ:

" جو شخص مسجد سے گندگی اور اذیت والی چیز نکالتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا ہے "

سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (757) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابن ماجۃ میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور امام کی قدر اور اس کا خیال رکھنے کے مسئلہ میں عرض یہ ہے کہ:

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں کہا ہے:

" عظیم مرتبہ اور قدر والے شخص کو اس کے درجہ سے کم قدر نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی کم درجہ کے شخص کو اس کے قدر و منزلت سے بڑھایا جائیگا، بلکہ ہر حق والے کو اس کا حق اور اس کا مقام و مرتبہ دیا جائیگا.

انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث بیان کی ہے، وہ بیان کرتی ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لوگوں کو ان کے مقام و مرتبہ پر ہی رکھیں " اھـ

چنانچہ اگر امام عالم فاضل شخص ہو اور تو اس کے ساتھ محبت کرنا، اور اس کا خیال رکھنا صالحین اور نیك لوگوں

کے ساتھ محبت اوران کی عزت و توقیر کرنے کے عموم میں شامل ہوتا ہے، اور یہ نیك اور صالح عمل ہے.

لیکن یہاں ایك چیز پر متنبہ رہنا ہو گا کہ معاملہ اس حالت تك نہ پہنچ جائے کہ اس شخص یا امام یا اس کی ذات سے تبرك حاصل کیا جانے لگے یا اس کو ہاتھ لگا کر تبرك حاصل کرنے لگیں، جیسا کہ بعض لوگ کرتے بھی ہیں، کیونکہ پہلے مسلمانوں کا اپنے آئمہ اور علماء کے ساتھ یہ طریقہ نہیں تھا.

واللہ اعلم .